السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !
کیا دینی کتب (قرآن مجید ، تفسیر، احادیث کے کتب وغیرہ)
ڈاکخانے یا دوسرے کورئیر سروس کے ذریعے بھیجنا یا کتب
خانوں سے منگوانا جائز ہے کہ نہیں ؟

اصل میں میں ایک نامور کورئیر سروس (Courier Service)کے
دفتر گیا تھا ۔ مجھے ایک دوست کو کچھ کتب بھیجنے تھے تو وہاں
انکے عملے کے سربراہ (جو میرے شناسا تھے) نے فرمایا کہ
دینی کتب اس سرورس کے ذریعے مت بھیجیں کیونکہ سامان
بھیجتے اور لاتے وقت یہ کتب دوسرے سامان کیساتھ رکھا جاتا
ہے اور ایک بیگ یا تھیلے میں رکھا جاتا ہے اور اس بیگ یا
تھیلے کو لے آتے اور لے جاتے وقت بغیر احتیاط کے مختلف
جگہوں پر رکھا جاتا ہے ، پھینکا جاتا ہے وغیرہ ، تو اس سے ان
دینی کتب کی بے حرمتی ہو گی ۔

اسی طرح پاکستان پوسٹ آفس (Pakistan Post Office) والوں
نے بھی مجھے کہا کہ دینی کتب کی ترسیل میں کوئی احتیاط نہیں
کی جاتی اورکتب سامان کے تھیلے میں رکھے جاتے ہیں اور
سامان کےتھیلے پھر جسطرح بھی انکی مرضی ہو ، وہ رکھتے
ہیں ، مطلب احتیاط نہیں کرتے ۔

1۔تو میرا سوال یہ ہے کہ آیا دینی کتب کو ان کورئیر سروسز کے
ذریعے بھیجنا جائز ہے کہ نہیں ؟
(اگر کسی کو علم نہ ہو کہ وہ کیسے دینی کتب بھیجتے ہیں)

2۔اگر کسی کو علم ہو کہ کورئیر سروسز دینی کتب بھیجتے وقت

Scanned by CamScanner

احتیاط نہیں کرتے اور دینی کتب کی بے حرمتی ہوجاتی ہے ،
تو کیا اس حالت میں ان کورئیر سروسز کے ذریعے دینی کتب
بھیجنا یا کتب خانوں سے منگوانا جائز ہے کہ نہیں ؟

3-اور اگر کوئی کورئیر سروسز کے ذریعے کوئی دینی کتاب
بھیجنا چاہیے تو کیا اس پر پہلے سے لازم ہے کہ وہ ان کورئیر
سروسز سے کتب کے ترسیل کا طریقہ پوچھے یا نہیں ؟
یا اگر مسلمان کورئیر سروسز والے ہوں تو بس اعتماد کرتے
ہوئے نہ پوچھنا بھی کافی ہے ؟

دار الافتاء

جزاک اللہ خیرا

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲،۳)۔۔۔ اگر دینی کتابوں کو محفوظ اور مضبوط پیکنگ میں پیک کردیا جائے تو ضرورت کی بناء پر کوریئر سروس سے ایسی کتابیں بھیجنا اور منگوانا فی نفسہ جائز ہے، البتہ اپنے طور پر دینی کتب کے بنڈل پر واضح الفاظ میں لکھ دینا چاہئے کہ اس میں دینی کتب ہیں، احترام کیا جائے۔

الفتاوی الهندية (5/ 322)

إذا حمل المصحف أو شيئا من كتب الشريعة على دابة في جوالق وركب صاحب الجوالق على الجوالق لا يكره، كذا في المحيط.

مد الرجلين إلى جانب المصحف إن لم يكن بحذائه لا يكره، وكذا لو كان المصحف معلقا في الوتد وهو قد مد الرجل إلى ذلك الجانب لا يكره، كذا في الغرائب.

إذا كان للرجل جوالق، وفيها دراهم مكتوب فيها شيء من القرآن، أو كان في الجوالق كتب الفقه أو كتب التفسير أو المصحف فجلس عليها أو نام، فإن كان من قصده الحفظ فلا بأس به، كذا في الذخيرة.۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹/ جمادی الثانیہ/ 1440ھ
۲۵/ فروری/ 2019ء

ریحان علی محمد
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹/ جمادی الثانیہ/ 1440ھ
25/ فروری/ 2019ء

الجواب صحیح
محمد طاہر عفرلہ
۲۰/ ۶/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۰/ ۶/ ۱۴۴۰ھ

مفتی

دار الافتاء

Scanned by CamScanner